حرام چیزوں سے علاج

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حرام اشیاء جیسے شراب وغیرہ بطور علاج استعمال ہو سکتی ہیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت کا تقاضا ہے کہ حرام چیزوں سے کامل احتیاط اور مکمل پرہیز کیا جائے، کیونکہ یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہیں۔ اللہ تعالی نے ان چیزوں کو حرام بھی ان کی خباثت کی وجہ سے کیا ہے، اب ان خبیث چیزوں میں شفاء کیسے ہو سکتی ہے۔ ؟ صحیح بخاری میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''فِإن اللہ لم یجعل شفاء أمتي فیما حرم علیھا'' اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں شفاء نہیں رکھی ہے جنھیں تم پر حرام کردیا ہے۔ صحیح مسلم وبخاری میں روایت ہے جس کے راوی حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، جس میں ہے کہ طارق بن سولد نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔ طارق نے کہا کہ بطور دوا استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''إنہ لیس بدواء, ولکنہ داء'' [رواہ مسلم, رقم (1984) فی الأشربة, باب تحریم التداوي بالخمر, والترمذي رقم (2047) فی الطب, باب ما جاء فی کراہیة التداوي بالمسکر] وہ دوا نہیں، بلکہ بیماری ہے۔ اتنی واضح احادیث کے ہوتے ہوئے بھی بعض لوگ شراب بطور دوا استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اس طبیب روحانی وجسمانی کہ جس کی عقل وفہم وشعور کی گرد راہ کو بھی تمام مخلوقات کے حکماء اور صاحبان عقل ودانش کے فہم وشعور کی رسائی ناممکن ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مقابلہ میں کسی بھی عامی شخص کے قول وفعل کو ترجیح دے لینا کتنی بڑی بددیانتی، بدعقیدگی اور کھلم کھلا جہالت ہے۔ ایک مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ جان جاتی ہے تو جائے مگر فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر آنچ نہ آنے دے۔ ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں، جو بلا نیت، سرکشی اور بغاوت کے مرتکب ہوئے۔ بغیر جان بچانے کے لئے ایسا کر گزرتے ہیں اور اس کو اضطراری حالت قرار دیتے ہیں کہ دوا حرام اشیاء کے استعمال کو وقتی طور پر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں کرتے۔ یہ ان کے ضعف ایمان کی نشانی ہے۔ ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ